REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم سہ شنبہ

۹ ذیقعدہ سنہ ۱۳۷۵ھ

فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۴۵/۱۰ ۔ ۱۹ احسان ۱۳۳۵ ہش ۔ ۱۹ جون سنہ ۱۹۵۶ء ۔ نمبر ۱۴۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

مری ۱۵ جون (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق مکرم جناب پرائیویٹ سکرٹری صاحب اپنے خط محررہ ۱۵ جون ۱۹۵۶ء میں اطلاع دیتے ہیں کہ :-

"طبیعت پہلے جیسی ہی ہے"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور الحاح سے دعائیں جاری رکھیں ؛

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۸ جون ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو پرسوں سے پھر کچھ حرارت رہنے لگی ہے شائد ملیریا کا اثر ہو ۔ انتڑیوں میں سوزش بھی ابھی چل رہی ہے ۔ اور انس کے ساتھ گھبراہٹ بے چینی بھی ہے ۔ احباب حضرت میاں صاحب موصوف کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ۔

سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ سلمہا اللہ کی طبیعت بدستور ہے ۔ کمر میں درد کے علاوہ ٹانگوں میں بے چینی کی کیفیت رہتی ہے اور بلڈ پریشر بڑھ گیا ہے ۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ۔

ربوہ ۱۷ جون مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی سلسلہ کے بعض امور کی سرانجام دہی کے بعد کل رات لاہور سے واپس آ گئے تھے ۔ آپ آج مری سے تار موصول ہونے پر جناب ایکسپریس مری تشریف لے گئے ہیں ۔

ربوہ کا درجہ حرارت :- ربوہ ۱۸ جون کل یہاں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۱۱۱ اور کم سے کم ۸۹ ۔

افغانستان میں ایک ہفتہ کے اندر اندر زلزلے سے ۲۷۲ افراد ہلاک

اور ایک سو نوے مجروح ہوئے

بعض علاقوں میں زلزلے کے جھٹکے ابھی تک جاری ہیں ۔ دریا کا راستہ مسدود ہو جانے کے باعث بہت سے دیہات میں عام تباہی

لنڈن ۱۸ جون ۔ روس کی خبر رساں ایجنسی "تاس" نے کابل ریڈیو کے حوالہ سے خبر دی ہے کہ حالیہ زلزلہ کی وجہ سے کابل کی صرف دو وادیوں کمرد اور سیگان میں ایک ہفتہ کے اندر اندر ۲۷۲ آدمی ہلاک اور ایک سو نوے مجروح ہوئے ہیں ۔ خبر میں بتایا گیا ہے کہ زلزلہ کی وجہ سے ایک دریا کا راستہ بالکل مسدود ہو کر رہ گیا اور دریا نے ایک وسیع دلدلی جھیل کی شکل اختیار کر لی ۔ اس طرح وادی کے اکثر دیہات تباہی کی نذر ہو گئے ۔

تازہ ترین اطلاعات کے مطابق دونوں وادیوں اور ان کے ملحقہ علاقے میں زیر زمین زلزلوں کے شدید جھٹکے ابھی تک محسوس ہو رہے ہیں ۔

کابل ۱۸ جون کل شام یہاں شاہ ظاہر شاہ کی صحت کے متعلق ایک سرکاری بلیٹن جاری کیا گیا جس میں بتایا گیا ہے کہ اب ان کا بخار قدرے کم ہو گیا ہے اور حالت بتدریج سدھر رہی ہے ۔ ظاہر شاہ نے صدر سکندر مرزا کے پیغام کا شکریہ بھی ادا کیا ہے اس پیغام میں ان کی علالت پر تشویش کا اظہار کیا گیا تھا ۔

تعلیم الاسلام کالج میں تقسیم اسناد کی تقریب

تقسیم اسناد کی رسم نہایت سادہ اور پُر وقار طریق پر ادا کی گئی

ربوہ ۱۸ جون ۔ تعلیم الاسلام کالج میں کل صبح جلسہ تقسیم اسناد کا انعقاد عمل میں آیا اسناد تقسیم کرنے کی رسم کالج ہال کی زیر تعمیر عمارت میں نہایت سادہ اور پُر وقار طریق پر ادا کی گئی جس میں طلباء کالج کے علاوہ صدر انجمن اور تحریک جدید کے ناظر و وکلاء حضرات افسران صیغہ جات اور ربوہ کے دیگر تعلیمی اداروں کے ممبران اسٹاف نے کثیر تعداد میں شرکت کی ۔

جلسہ اسناد کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی جو صاحبزادہ محمد احمد لطیف صاحب نے کی ۔ اس کے بعد پروفیسر اخوند محمد عبد القادر صاحب ایم ۔ اے نے علی الترتیب بی ایس سی اور بی ۔ اے کے کامیاب امیدواروں کو محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے درخواست کی کہ انہیں سندات عطا کی جائیں ۔ چنانچہ محترم پرنسپل صاحب نے پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے مفوضہ اختیارات کی بناء پر طلباء کو سندات عطا فرمائیں اور بعدہ جلسہ اسناد کے اختتام کا اعلان فرمایا بعد میں مہمانوں کی سرد مشروبات سے تواضع کی گئی ؛

برطانوی فوجوں کے انخلاء پر جشن

قاہرہ ۱۸ جون ۔ مصر میں نہر سویز کے علاقہ سے برطانوی فوجوں کے انخلاء کی خوشی میں آج وسیع پیمانے پر جشن منایا جا رہا ہے ۔ اس موقعہ پر منعقد ہونے والی تقریبات میں شرکت کے لئے متعدد حکومتوں کے نمائندے مصر پہونچ چکے ہیں ؛

اسرائیل کے وزیر خارجہ آج مستعفی ہو جائیں گے

تل ابیب ۱۸ جون ۔ اسرائیل کے وزیر خارجہ مسٹر شیرٹ آج مستعفی ہو رہے ہیں انہوں نے کل ایک بیان میں کہا میرے لئے اب وزیر رہنا ناممکن ہو گیا ہے ۔ وزیر اعظم مسٹر بنگوریون اور ان کے درمیان کافی عرصہ سے اختلافات چل رہے تھے جو اب کافی شدت اختیار کر گئے ہیں ؛

قبرص کے جنگل میں خوفناک آتشزدگی

نکوسیا ۱۸ جون ۔ برطانوی فوج آجکل قبرص کے جس جنگل میں دہشت پسندوں کے خلاف زبردست کارروائی کر رہی ہے اس کے جنوب میں آگ لگ گئی ہے جو برابر پھیل رہی ہے بہت سے لوگ اس آگ کی لپیٹ میں آنے کی وجہ سے بُری طرح مجروح ہوئے ہیں ۔ ان میں بعض برطانوی سپاہی بھی شامل ہیں انہیں ہسپتال پہونچا دیا گیا ہے ۔

پاکستانی صحافیوں کا دورہ چین

پیکنگ ۱۸ جون ۔ پاکستانی صحافیوں کا جو وفد آج کل چین کا دورہ کر رہا ہے وہ صوبہ سنکیانگ کا دورہ کرنے کے بعد پیکنگ روانہ ہو گیا ہے ؛

نہرو ناصر اور ٹیٹو کی مشترکہ ملاقات کا انتظام

نئی دہلی ۱۸ جون ۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو مصر کے وزیر اعظم کرنل ناصر اور یوگوسلاویہ کے صدر مارشل ٹیٹو باہم ایک مشترکہ ملاقات کا انتظام کر رہے ہیں خیال ہے مسٹر نہرو دولت مشترکہ کی کانفرنس میں شرکت کی غرض سے لنڈن جاتے ہوئے ان سے ملیں گے ۔ کرنل ناصر عنقریب سرکاری دورے پر یوگوسلاویہ جا رہے ہیں ۔

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی ۔ اے

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا ۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۹ر جون ۱۹۵۶ء

الجزائر پر فرانس کے مظالم

الجزائر پر جابرانہ قبضہ رکھنے کے لئے فرانس آزادی پسند الجزائریوں پر جو ظلم و ستم ڈھا رہا ہے۔ اس کی مثال موجودہ زمانہ میں نہیں ملتی۔ آج جبکہ مغرب کا نوآبادیاتی جادو بالکل ٹوٹ گیا ہے۔ اور تمام محکوم اقوام بیدار ہو چکی ہیں۔ اور جدوجہد سے اکثر آزادی حاصل کر چکی ہیں۔ فرانس کا الجزائر کی خواہش آزادی کو نہایت بہیمانہ طریق سے دبانے کی کوشش کرنا سخت حیرت انگیز ہے۔

فرانس دنیا کی ان بڑی چار قوموں میں گنا جاتا ہے۔ جو اپنے تئیں دنیا کا رہنما اور اس کے کاروبار کا کرتا دھرتا سمجھتی ہیں۔ روس کو چھوڑ کر باقی تین اقوام یعنی امریکہ۔ برطانیہ اور فرانس ایک دھڑے میں ہیں۔ اور یہ تینوں بڑی حد تک اپنی قوت باہمی اتحاد میں خیال کرتی ہیں۔ نجی طور پر گو انہیں بعض باتوں میں باہم اختلافات ہوں تو ہوں۔ مگر بین الاقوامی لحاظ سے وہ ایک دوسرے کی ممد و معاون ہیں۔ اگرچہ امریکہ کی پوزیشن کئی لحاظ سے فرانس اور برطانیہ سے الگ ہے۔ لیکن امریکہ بہرحال موجودہ حالات میں برطانیہ اور فرانس کی کھلم کھلا مخالفت نہیں کرنا چاہتا۔

یہی وجہ ہے۔ کہ الجزائر کے معاملہ میں برطانیہ اور امریکہ فرانس پر کسی قسم کا زور دینے سے گریز کرتے ہیں۔ اس لئے اس معاملہ میں برطانیہ اور امریکہ سے کسی امداد کی توقع رکھنا کوئی مفید نتیجہ پیدا نہیں کر سکتا۔ اور شاید یہی وجہ ہے۔ کہ حال میں افریشیائی گروپ کے لیڈروں نے سلامتی کونسل میں الجزائر کا معاملہ پیش کرنے کی تجویز کی تھی لیکن امریکہ نے اس کی مخالفت کی۔ اور اس طرح یہ معاملہ پیش کرنے کا راستہ تاحال ہموار نہیں ہو سکا۔ پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر حمید الحق چودھری نے ڈھاکہ میں اخبار نویسوں سے بات چیت کے دوران میں انکشاف کیا ہے۔ کہ پاکستان نے فرانس سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ الجزائر میں لڑائی فوراً بند کر دے اور قوم پرستوں سے بات چیت کرے۔ مسٹر حمید الحق نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ "پاکستان افریقی و ایشیائی ملکوں کی جدوجہد آزادی کی ہمیشہ حمایت کرتا رہا ہے۔ الجزائر کے قوم پرستوں کی موجودہ جدوجہد کا مقصد بھی حصول آزادی ہے۔ اگر فرانس قوم پرستوں کی امنگیں پوری کر دے۔ تو ممکن ہے۔ الجزائر کی آزادی کے بعد دونوں کے تعلقات بڑے خوشگوار ہو جائیں، اور فرانسیسی آبادکاروں کو بھی اس کا حصہ مل جائے۔"

پاکستان کی فرانس سے یہ درخواست نہایت واجب اور قابل عمل ہے۔ فرانس خونریزی سے قوم پرستوں کو ملیامیٹ نہیں کر سکتا۔ اور جب تک اہل الجزائر کی خواہشات پوری نہ ہوں گی۔ الجزائر میں امن نہیں ہو سکتا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ اس طرح فرانس الجزائریوں کے دلوں میں اپنی طرف سے دشمنی اور کینہ کی جڑیں مضبوط کر رہا ہے۔ اور جو فرانسیسی وہاں آباد ہیں۔ فرانس کی یہ پالیسی ان کے حق میں بھی مفید نہیں ہو سکتی۔ اس لئے فرانس کو چاہیئے۔ کہ وہ مزید خونریزی کرنے کی بجائے۔ لڑائی بند کر کے فوراً قوم پرستوں کے ساتھ بات چیت شروع کر دے۔ اور ان کے ساتھ ایسی شرائط پر صلح کر لے۔ کہ جس سے ان کی خواہشات بھی پوری ہو جائیں۔ اور فرانس کے ساتھ ان کے تعلقات بھی ایسے خوشگوار ہو جائیں۔ کہ وہ ایک دوسرے کے ممد و معاون بن جائیں۔ اور اس طرح فرانسیسی آبادکاروں کو بھی کوئی نقصان نہ ہو۔

جیسا کہ ہم نے کہا ہے۔ امریکہ اور برطانیہ سے زیادہ توقع نہیں رکھنی چاہیئے، کہ وہ لڑائی کی صورت میں اس معاملہ میں فرانس کی طرفداری نہیں کریں گے۔ امریکہ اور برطانیہ اپنی بین الاقوامی پالیسیوں میں الجزائر کے لئے ردوبدل اس وقت تک نہیں کر سکتے۔ جب تک انہیں یقین نہ ہو جائے۔ کہ ایسے حالات ہو گئے ہیں۔ کہ قوم پرستوں کے جذبات کو دبائے رکھنے سے ان کے سیاسی حریفوں کو مدد پہنچتی ہے۔ اور فرانس کو اور اس طرح برطانیہ اور امریکہ کو اپنی ڈپلومیسی میں نقصان ہوتا ہے۔ جہاں تک ہمارا خیال ہے۔ برطانیہ اور امریکہ کی دانست میں ابھی اس معاملہ کے تعلق میں بظاہر ایسی صورت حال پیدا نہیں ہوئی۔ اس لئے الجزائر کے حامیوں کو چاہیئے۔ کہ وہ ایسی صورت حال پیدا کرنے میں جو ان اقوام کو متاثر کر سکے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔ افریشیائی گروپ کو چاہیئے۔ کہ وہ برطانیہ اور امریکہ کے عوام کے جذبہ عدل و انصاف کو فرانس ؎

؎ کے مظالم کے خلاف ابھارنے کے لئے موثر اقدامات کریں۔ زمانہ حال کی تاریخ میں ایسی مثالیں موجود ہیں۔ کہ نیک خیال عوام کے لگاتار احتجاج پر بڑی بڑی اقوام کو عدل و انصاف کا طریق اختیار کرنا اور ظلم و بربریت کو چھوڑنا پڑا ہے۔

اپنا وعدہ ۳۱ر جولائی تک سو فیصدی پورا کریں

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خدام الاحمدیہ کے اکثر احباب اپنے فرائض کے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کے لئے میدان میں اتر رہے ہیں۔ اور ان میں اپنی ذمہ داری کا احساس ترقی کر رہا ہے۔ خدام الاحمدیہ کے قائدین زعماء اور دیگر عہدہ داران کو یہ معلوم ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کے سپرد ایک نہایت اہم اور عظیم الشان کام فرمایا ہے۔ جو نیا آسمان اور نئی زمین بنانے کا ہے۔ اور یہ نیا آسمان اور نئی زمین ساری دنیا میں بنانا ہے۔ اس کا یہ اہم پروگرام جب ہی پورا ہو سکتا ہے۔ جبکہ ہر ایک احمدی کے دل میں اللہ تعالیٰ سے سچا اور پکا تعلق پیدا ہو جائے۔ اور اس کے ہو جانے سے ہر ایک احمدی کے دل میں قربانی۔ وقت کی قدر۔ عقل کی بلندی اور ارادوں اور امنگوں کی وسعت پیدا ہو جائیگی۔ اور ان کا ایمان آگے سے آگے ترقی کے میدان میں بڑھتا چلا جائے گا۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ احباب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی کتب اور حضور کے خطبات جو قرآن پاک کے حقائق و معارف سے لبریز ہیں۔ زیر مطالعہ رکھیں فرمایا:۔

"اس بات کو خوب یاد رکھو کہ قرب الٰہی کے مدارج کی ترقی نوافل کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے۔ فرائض ادا کرنا انسان کو صرف جہنم سے بچاتا ہے۔ مگر نوافل جنت میں لے جانے کا ذریعہ ہیں۔ پھر فرضوں میں کئی کوتاہیاں ہو جاتی ہیں۔ ان کو پورا کرنے کے لئے سنتیں رکھ دی گئی ہیں۔"

احباب کو معلوم ہے۔ کہ تحریک جدید کا چندہ تو پہلے دن سے ہی نفلی اور مرضی اور خوشی کا چندہ رہا ہے۔ گو اب کچھ عرصہ سے یہ بھی مثل فرضی چندوں کے مستقل اور لازمی وعدوں کے لحاظ سے ہو گیا ہے۔ مگر باوجود اس کے یہ جنت میں لے جانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ۔ پس اے مومنو! سبقت لے جاؤ اپنے وعدوں کے ادا کرنے میں اور کوشش کرو کہ آپ سابقون کے دوسرے دور کی آخری تاریخ ۳۱ر جولائی کا سورج غروب ہونے سے پہلے اپنا وعدہ سو فی صدی پورا کر چکے ہوں۔ اور دل میں خوش ہوں۔ کہ ہم نے اشاعت اسلام کے لئے جو عہد اپنے امام سے کیا تھا۔ اسے بفضل خدا پورا کر دیا۔ اور آپ کے اس اقدام سے وکیل المال تحریک جدید آپ کی اشاعت اسلام میں دی ہوئی رقم حضور میں پیش کر کے دعا کی درخواست کرے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ مومن مخلص کے بارہ میں فرماتے ہیں:۔

"جب منہ سے وعدہ کر لو۔ تو پھر خواہ کچھ ہو۔ اسے پورا کرو اور اسے پورا کرنے کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دینے سے دریغ نہ کرو۔"

پس اب آپ کے لئے ایک ہی راستہ ہے۔ کہ اپنا وعدہ ۳۱ر جولائی تک سو فی صدی پورا کر دیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ آمین۔

(وکیل المال تحریک جدید)

قرنِ اول کے عیسائی مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت کے قائل نہیں تھے

مسیح علیہ السلام کی ہجرت کا قدیم عیسائی لٹریچر میں تفصیلی ذکر موجود نہ ہونے کی وجوہات

580

— قسط دوم —

مسعود احمد

اب ہم اس سوال کو لیتے ہیں کہ مروجہ عیسائیت اور اناجیل اربعہ میں صلیب پر سے مسیحؑ کے زندہ اترنے اور فلسطین سے ہجرت کر جانے کا تفصیلی ذکر کیوں نہیں ہے۔ اس کی بڑی اور اصل وجہ یہ ہے کہ مروجہ عیسائیت کو مسیح علیہ السلام کی اصل تعلیم سے دور کا بھی واسطہ نہیں بلکہ یہ سراسر پولوسی عقائد پر مبنی ہے۔ ان عقائد اور مسیح کی اصل تعلیم میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اگر پولوس مشرک اقوام میں عیسائیت کو پھیلانے کی خاطر مسیح کی تعلیم کا حلیہ بدل نہ دیتا تو یقیناً آج عیسائیت کی شکل ہی کچھ اور ہوتی۔ ہم یہ الزام اپنی طرف سے عائد نہیں کر رہے بلکہ زمانہ حال کے وہ یورپین پادری اور مخلص عیسائی جنہوں نے اپنے مذہب پر غور کرنے میں کسی حد تک آزاد خیالی سے کام لیا ہے۔ خود ان کا یہ کہنا ہے کہ فی الحقیقت مسیح کی تعلیم کچھ اور تھی۔ اور ہم نے اسے کچھ سے کچھ بنا دیا ہے۔ چنانچہ انگلستان کی "دی موڈرن چرچ مینز یونین" کے صدر سر سائیرل نوروڈ ایم اے ڈی لٹ اس امر کا اعتراف کرتے ہوئے ایک مضمون میں لکھتے ہیں:-

"یہ صاف طور پر تسلیم کرنا ضروری ہے کہ مسیحیت کو پیش کرنے کے روایتی طریق کا ایک معتد بہ حصہ ایسا ہے کہ جو موجودہ زمانے میں کارگر نہیں ہو سکتا۔ نیز مروجہ عیسائیت میں کچھ ایسی چیزیں بھی شامل ہیں جو مسیحیت کے اصل پیغام کا حصہ نہیں تھیں"

(حوالہ کے لئے دیکھیں کتاب الموسوم "Has the Church Failed page 125)

اس مضمون میں آگے چل کر سر نورووڈ مزید لکھتے ہیں:-

"کلیسا نے اپنا عقیدہ بدل لیا ہے۔ اور اس نے نئے نظریات اپنا لئے ہیں اور وہ ایسے عقائد کی تعلیم دے رہا ہے کہ جو ابتدائی مسیحیوں کے وہم و گمان میں بھی نہ آ سکتے تھے۔" (ص۱۳۲)

جب مروجہ عیسائیت میں عیسائیوں کے اپنے بیان کے مطابق ایسی باتیں شامل کر دی گئی ہیں جو حضرت مسیح علیہ السلام کے اصل پیغام کا حصہ نہ تھیں۔ تو پھر موجودہ اناجیل اور ان میں بیان کردہ عقائد و واقعات کو کلی طور پر کیسے درست تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی ہجرت کے ایک عرصہ بعد عیسائیوں نے جب مسیحیت کو مشرک اقوام میں پھیلانے کی کوشش شروع کی۔ تو انہوں نے بے دھڑک مشرک اقوام اور ان میں سے بھی علی الخصوص یونانیوں کے ایسے عقائد اور نظریات کو جو سراسر توہم پرستی پر مبنی تھے اپنانا شروع کر دیا۔ اور وہ ان کے مطابق اناجیل میں بھی تحریف کرتے چلے گئے۔ یہی نہیں بلکہ انہوں نے اپنے زمانہ اقتدار میں ایک طرف تو مشرک اقوام کا وہ لٹریچر جس سے یہ ثابت ہو سکتا تھا کہ انہوں نے اپنے عقائد کو بدلنے میں ان سے استفادہ کیا ہے۔ تلف کر دیا۔ اور دوسری طرف انہوں نے خود عیسائیوں کے تحریر کردہ وہ قدیم دستاویزی مسودات جن سے ان کے عقائد کی تردید ہوتی تھی یک قلم ضائع کر دیئے۔ اور ان کی بجائے تحریف شدہ نئی قلمی کتابیں اور مسودات لکھ لکھ کر دنیا کے سامنے پیش کرنے شروع کر دیئے۔ چنانچہ مسٹر ایڈورڈ کارپینٹر اپنی کتاب "Pagan and Christian Creeds" میں یہ ثابت کرنے کے بعد کہ کفارہ کے طور پر مسیح کے مرنے مر کر جی اٹھنے پھر آسمان پر جانے اور خدائی خدائیت میں شریک ہونے کے متعلق جملہ عقائد مشرک اقوام کے عقائد سے اخذ کئے گئے ہیں یہ لکھتے ہیں:-

"جوں جوں وقت گزرتا گیا عیسائی مصنفین نہ صرف نئے نئے عقائد قصے اور معجزات وغیرہ گھڑتے چلے گئے — جن کا سراغ مشرک اقوام کے عقائد میں بآسانی مل سکتا ہے — بلکہ انہوں نے مشرک اقوام کی کتابوں کو تلف کر کے اور اس طرح اپنی بد دیانتی کے ثبوت کو ختم کرنے میں بھی کوشش اور کاوش سے کام لیا۔" (ص۲۰۵)

اسی طرح جے ایم رابرٹسن اپنی کتاب Pagan Christs کے ص۳۲۵ پر مشرک اقوام کے بعض مصنفین کی کتابوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"کلیسا کی مہربانی اور توجہ سے ان میں سے ہر ایک کو تلف کر دیا گیا ہے۔ نیز یہ امر بھی خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ Firmicus کی کتاب میں جہاں اس نے عیسائیت پر متھرا ازم کے عقائد کی تقلید کا الزام لگانے کی کوشش کی ہے ایک پیراگراف کی عبارت ہی بدل دی گئی ہے۔"

پروفیسر مرے اپنی کتاب Four stages کے ص۱۸۰ پر رقمطراز ہیں:-

"عیسائیت کا اپنا لٹریچر باہم اختلافی مسائل کے ذکر سے تو بھرا پڑا ہے لیکن مشرک اقوام کی وہ کتابیں جن میں عیسائیت پر اعتراضات کئے گئے تھے تباہ کر دی گئی ہیں"۔

اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جن لوگوں نے اپنے عقائد میں تبدیلی کو چھپانے کی خاطر مشرک اقوام کے لٹریچر کو نہایت بے دردی سے تلف کر دیا۔ ان کے لئے خود اپنے ابتدائی لٹریچر اور اناجیل کے ایسے حصے حذف کرنے یا ان کی جگہ نئی عبارتیں داخل کرنے میں کیا چیز مانع ہو سکتی تھی کہ جن کی روشنی میں ان کے نئے مشرکانہ عقائد کا باطل ہونا لازم آتا تھا۔ یقیناً انہوں نے اناجیل کے بے شمار نسخے جو مروجہ اناجیل اربعہ کے علاوہ مسیحیت کے ابتدائی زمانہ میں مروج تھے بے دردی سے تلف کئے اور پھر ان اناجیل اربعہ میں بھی حسب ضرورت تحریف کرتے چلے گئے۔ تاکہ پولوسی عقائد پر کسی قسم کا حرف نہ آ سکے۔ انیسویں صدی کے ایک اور عیسائی محقق مسٹر جے ایسٹلن کارپینٹر نے اپنی کتاب

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گناہ ایک زہر ہے مگر توبہ کی آگ اسکو تریاق بنا دیتی ہے

"یاد رہے کہ انسان کی فطرت میں اور بہت سی خوبیوں کے ساتھ یہ عیب بھی ہے کہ اس سے بوجہ اپنی کمزوری کے گناہ اور قصور صادر ہو جاتا ہے۔ اور وہ قادر مطلق جس نے انسانی فطرت کو بنایا ہے۔ اس نے اس غرض سے گناہ کا مادہ اس میں نہیں رکھا کہ تا ہمیشہ کے عذاب میں اسکو ڈال دے بلکہ اس لئے رکھا ہے کہ جو گناہ بخشنے کا خلق اس میں موجود ہے۔ اس کے ظاہر کرنے کے لئے ایک موقعہ نکالا جائے۔ گناہ بے شک ایک زہر ہے۔ مگر توبہ اور استغفار کی آگ اس کو تریاق بنا دیتی ہے۔ پس یہی گناہ توبہ اور پشیمانی کے بعد ترقیات کا موجب ہو جاتا ہے"۔

(مضمون مشمولہ چشمہ معرفت ص۲۶)

"The First three Gospels" میں اناجیل کے بعض قدیم نسخوں۔ خطوط اور دیگر دستاویزات کی جو مروجہ اناجیل کے علاوہ دوسرے حواریوں کے ناموں پر رائج تھے۔ ایک طویل فہرست دی ہے۔ اور لکھا ہے

"ان میں سے بہت سی کتابوں کا اب صرف نام ہی نام رہ گیا ہے۔ گمان کیا جا سکتا ہے۔ کہ ان سے بھی بہت زیادہ تعداد میں قدیم کتابیں اور نسخے اس طور پر تلف ہو چکے ہیں کہ ان کا آج کوئی خفیف سے خفیف نشان بھی موجود نہیں ہے۔" (صلے)

اس قسم کے قدیم اور مستند لٹریچر کو کہ جس سے عیسائیت کے مروجہ عقائد کا بطلان لازم آتا ہو۔ تلف کرنے کا ایک عظیم واقعہ اس قدر قریب زمانہ سے تعلق رکھتا ہے۔ کہ اس پر ابھی ۸۳ برس ہی گذرے ہیں۔ ہماری مراد مشہور عالم "مکتوب اسکندریہ" کو تلف کرنے کی ناکام کوشش سے ہے۔ یہ مکتوب مسیح علیہ السلام کے واقعہ صلیب کے سات سال بعد Esseens فرقے کے ایک مقتدر شخص نے فلسطین سے اپنے ایک دوست کے نام اسکندریہ کے پتہ پر لکھا تھا۔ جس میں صلیب سے مسیح علیہ السلام کے زندہ اترنے اور پھر علاج معالجہ کے بعد صحتیاب ہونے اور فلسطین سے چلے جانے کے حالات درج تھے۔ کئی صدی بعد "ایبے سینیا مرکنٹائل کمپنی" کے ایک ملازم کو قدیم زمانے کی ایک عمارت سے جو یونانی راہبوں کا مسکن خیال کی جاتی تھی۔ اس مکتوب کا اصلی مسودہ ملا۔ یہ مسودہ لاطینی زبان میں تھا۔ جب اس کا چرچا ہوا۔ تو ایک پادری نے اس مسودہ کو تباہ کرنے کی سرتوڑ کوشش کی۔ لیکن وہ اس میں کامیاب نہ ہو سکا۔ اور اس مسودے کی ایک کاپی بحفاظت تمام جرمنی میں منتقل کر دی گئی۔ جو Masonic Fraternity کے پاس آج کے دن تک محفوظ ہے۔ اس کے بعد ۱۸۷۳ء میں امریکہ میں پہلی مرتبہ اس کا انگریزی ترجمہ شائع کیا گیا۔ لیکن ابھی یہ ترجمہ کتابی شکل میں چھپ کر تیار ہی ہوا تھا۔ کہ متعصب پادریوں نے اس کی اشاعت بند کرا دی۔ اور اس کا نام و نشان تک مٹانے کی اس حد تک کوشش کی گئی۔ کہ اس کی طباعت کی پلیٹیں تباہ کر دی گئیں۔ اور اس امر کا پورا اہتمام کیا گیا کہ اس کا کوئی ایک نسخہ بھی کہیں سے دستیاب نہ ہو سکے۔ اتفاق سے شائع ہونے کے معاً بعد کتاب کا ایک نسخہ Masonic فرقے کے ایک شخص کے ہاتھ لگ گیا۔ اور وہ اس کے پاس محفوظ پڑا رہا۔ ہوتے ہوتے یہی نسخہ ۱۹۰۷ء میں ایک اور شخص کے ہاتھ لگا۔ اس کی اہمیت کے پیش نظر اس نے اس کے مزید نسخے حاصل کرنے کی کوشش کی۔ لیکن اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی۔ کہ جب ہزار کوشش کے باوجود بھی اسے کتاب کا کوئی دوسرا نسخہ نہ مل سکا۔ حتیٰ کہ copy right کے قانون کے تحت اس کی جو دو کاپیاں Congressional Library میں جمع کرائی گئی تھیں۔ وہ بھی لائبریری میں موجود نہ تھیں۔ کیونکہ انہیں بھی تلف کر دیا گیا تھا۔ اس کے بعد اس شخص نے اسی ایک نسخہ کی مدد سے جو محض اتفاق سے تلف ہونے سے بچ رہا تھا۔ اسے دوبارہ طبع کرایا۔ اور اس طرح دنیا کو ۱۹۰۷ء میں پہلی مرتبہ اس عظیم الشان تاریخی دستاویز کا علم ہوا۔ اور محققین کے علاوہ باقی دنیا کی بھی آنکھیں کھلیں۔ کہ فی الواقعہ مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے۔ یہ کتاب The crucifixion by an eye witness کے نام سے طبع شدہ حالت میں آج کل دنیا بھر کی لائبریریوں میں موجود ہے۔ اس کے مترجم نے دیباچہ میں اس امر کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ کہ اس اہم تاریخی دستاویز کو تلف کرنے کے لئے عیسائی پادریوں نے کیا کچھ جتن نہیں کئے۔

جب لٹریچر کو وسیع پیمانہ پر تلف کرنے اور جابجا اس میں تحریف کرنے کا یہ عالم ہو۔ پھر مروجہ اناجیل اور دوسرے عیسائی لٹریچر کو کیونکر مستند تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ اور یہ توقع کیسے کی جا سکتی ہے۔ کہ انہی اناجیل میں ان ابتدائی نظریات کی تائید میں عبارتیں ملنی چاہئیں۔ کہ خود جن کو ترک کرتے ہوئے عیسائیوں نے ان کی تردید کی خاطر اپنی کتابوں میں تحریف کی۔ اور لٹریچر کا ایک بڑا حصہ تلف کر کے رکھ دیا۔ لٹریچر کے وسیع پیمانہ پر اتلاف اور اس میں جابجا تحریف کا ہی یہ نتیجہ ہے مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات اور کشمیر کی طرف ہجرت کا ذکر۔ بدھ مذہب کے قدیم آثار۔ ہندو مذہب کی بعض پرانی کتابوں اور کشمیر کی قدیم تواریخ میں تو مل جاتا ہے۔ جیسا کہ بھوشیہ پران "مسیح کی نامعلوم زندگی" مصنفہ نکولس نوٹووچ اور اسی قسم کی دیگر اہم کتب سے ظاہر ہے۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو اناجیل محترم شیخ عبدالقادر صاحب لائل پوری کا مقالہ "کیا مسیح ہندوستان آئے تھے" ۳۰

ہم الفضل مورخہ ۷، ۸ جون ۵۶ء میں ملاحظہ فرمائیں) لیکن قدیم عیسائی لٹریچر میں نہیں ملتا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ اس میں یہ ملے بھی کیسے جبکہ قدیم عیسائی لٹریچر کو خود عیسائیوں کی طرف سے ہی نہایت بے دردی سے تلف کیا جاتا رہا ہے۔ اور جو لٹریچر ہم تک پہنچا بھی ہے۔ اس میں ہر زمانہ کی ضرورت کے مطابق برابر تحریف ہوتی رہی ہے۔ (باقی)

خواہش مرگ یا خودکشی

(از محترم قاضی محمد یوسف صاحب ہوتی ضلع مردان)

دہریہ منش اور بے دین اشخاص جو نہ خداتعالیٰ کے قائل ہوتے ہیں۔ اور نہ اس کے فرستادہ شریعت کے پیرو ہوتے ہیں۔ مادر پدر آزاد زندگی بسر کرتے ہیں۔ جب کسی دکھ یا تکلیف یا بیماری میں مبتلا ہوتے ہیں۔ یا کسی مصیبت یا بازپرس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ یا ناکام ہو جاتے ہیں۔ تو مایوسی اور ناامیدی میں یا خواہش مرگ کرتے ہیں۔ یا خودکشی کا ارتکاب کر لیتے ہیں۔ یہ ہر دو صورتیں بزدل اور بے ہمت انسان اختیار کرتے ہیں۔

سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومنوں کو خواہش مرگ سے منع فرمایا ہے۔ ہاں یہ دعا مانگی ہے۔ کہ اے خدا مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک میرا زندہ رہنا مفید ہے۔ اور مجھے اس وقت موت دے۔ جب میرے لئے موت مفید ہو۔

انسان کا خالق خداتعالیٰ ہے۔ بغیر انسان کے مشورہ یا صلاح کے خود خداتعالیٰ نے اسکو ہستی دے کر دنیا میں بھیجا ہے۔ اور جب تک خدا مناسب سمجھتا ہے۔ زندہ رکھتا ہے۔ اور جب مناسب خیال کرتا ہے۔ دنیا سے اس کو لے جاتا ہے۔

لائی حیات آئے قضا لے چلی چلے
اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے

جب ہم اپنی جان کے مالک ہی نہیں تو اس جان کو جس کے ہم مالک نہیں کس طرح ہلاک یا ضائع کر سکتے ہیں۔ اس کا ہم کو اختیار نہیں دیا گیا۔ ہمارے مالک اور خالق خدا نے حکم دے دیا ہوا ہے۔ ما کان لھم الخیرۃ۔ انسان کو کوئی اختیار ہلاکت حاصل نہیں۔ بلکہ صاف حکم دیا ہوا ہے۔ کہ لا تقتلوا انفسکم (سورۃ النساء آیت ۲۹) تم اپنی جان کو ہلاک مت کرو۔

پھر فرمایا:۔

لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ۔ سورۃ البقرۃ آیت ۱۹۶۔ تم لوگ اپنی جانوں کو دیدہ و دانستہ ہلاک مت کرو۔

خداتعالیٰ کے حکم کے خلاف کرنے والا۔ کس طرح خدا کی بازپرس اور عذاب سے بچ سکتا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام فرماتے ہیں۔ اذا مرضت فھو یشفین (سورۃ الشعراء آیت ۸۱) یعنی جب میں کسی وجہ سے بیمار ہو جاتا ہوں۔ تو وہ خدا مجھے شفا بخشتا ہے۔ پس بیماری ہمارے کسی فعل کا نتیجہ ہے۔ اور شفا دینا خدا کا کام ہے۔

مایوسی جس کا نتیجہ خواہش مرگ اور خودکشی ہے۔ مومن کا شیوہ نہیں۔ بلکہ کافر دل اور دہریوں کا شیوہ ہے۔ یا سخت جہالت کا کرشمہ ہے۔ اور خداتعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہے۔ خداتعالیٰ فرماتا ہے۔ لا تایئسوا من روح اللہ انہ لا ییئس من روح اللہ الا القوم الکافرون۔ (سورہ یوسف آیت ۸۷) یعنی تم لوگ خداتعالیٰ کی رحمت اور کرم سے ناامید نہ ہو۔ خدا کے رحم اور کرم سے کافر لوگ مایوس ہوتے ہیں۔

خداتعالیٰ نے ہی انسان کو نیست سے ہست کیا کنتم امواتا فاحیاکم ثم یمیتکم ثم یحییکم ثم الیہ ترجعون۔ یعنی تم نیست تھے اور خداتعالیٰ نے تم کو عدم سے وجود دیا۔ وہی جب چاہے گا وفات دے گا اور پھر نئی زندگی دیگا۔ اور پھر اسی کی طرف واپسی ہوگی۔

خداتعالیٰ نے ہی انسان کا جسم اور اس کے عضو مناسب اور موزون بنائے خداتعالیٰ نے ہی اس میں اپنی روح داخل کی۔ خداتعالیٰ ہی زندہ رکھتا ہے۔ اور سامان زیست کرتا ہے۔ اور خداتعالیٰ ہی انسان کی حفاظت کرتا ہے۔ خداتعالیٰ ہی جب موزون جانتا ہے۔ واپس بلا لیتا ہے۔ انسان بکلی آزاد نہیں وہ مملوک ہے۔ اور مالک کی اطاعت اس پر واجب ہے۔ خدا کی فرمانبرداری سے اسکی رضامندی حاصل ہوتی ہے۔ اور خدا کی نافرمانی سے ناراضگی پیدا ہوتی ہے۔ خداتعالیٰ فرماتا ہے۔ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی۔ تم میرے فرمانبردار بندوں میں شامل رہو۔ تاکہ تم کو اپنی جنت میں داخل کر دوں۔ خداتعالیٰ کا نافرمان کافر ہے۔ اور نافرمانی اور خلاف ورزی بالعمد کفر ہے۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

عالمی امن کس طرح قائم ہو سکتا ہے

(از صلاح الدین صاحب بنگالی جامعۃ المبشرین ربوہ)

اس وقت دنیا جن خطرات سے دوچار ہے اور سائنس کی بڑھتی ہوئی رفتار نے ایٹم اور ہائیڈروجن بم جیسے تباہ کن ہتھیاروں کو جنم دیکر خوف اور امن شکنی کی جو فضا پیدا کر رکھی ہے۔ اس کے پیش نظر اقوام عالم کو امن و سلامتی کی اشد ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ دنیا کی نگاہیں اب کسی ایسی راہنمائی کی متلاشی ہیں۔ جو انہیں امن و آشتی کی راہ پر ڈال دے۔

اگر خدانہ کرے ایٹمی جنگ شروع ہو جائے تو آگ اور خون کا وہ طوفان رونما ہوگا۔ جو چشم فلک نے پہلے کبھی نہ دیکھا ہو۔ ہیروشیما میں ایٹم بم کی بھیانک داستانیں سننے کے بعد اب جنگ کے تصور سے ہی جسم پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔ وہ کمزور ترین جو سب سے پہلے ان مہلک ہتھیاروں کا تختۂ مشق بنیں گی۔ ان کا تو شاید دنیا میں نام و نشان بھی باقی نہ رہے۔ اسلئے لوگ طبعاً اس مار حرب سے بہت خوفزدہ ہیں۔ جس کے شعلوں سے ممکن ہے کہ ساری دنیا ایک آتشکدہ بن جائے۔ اور حقیقت یہ ہے روس اور امریکہ بھی اب یہ نہیں چاہتے کہ اس آتشیں جنگ کو چھیڑ کر دنیا کو اور ساتھ ہی اپنے آپ کو موت کی آغوش میں سلا دیا جائے اسی لئے کہیں "تخفیف اسلحہ" کی آواز بلند ہو رہی ہے۔ اور کہیں ایٹم کے پُرامن استعمال اور جنگ کے امکانات ختم کرنے کے بارے میں مختلف کانفرنسیں ہو رہی ہیں۔ پچھلے دنوں جنیوا میں چار بڑوں کی جو تاریخی کانفرنس ہوئی تھی اس کا مقصد بھی یہی تھا کہ دنیا میں امن کا قیام ہو اور آئندہ جنگ کے امکانات رفع ہو جائیں۔ غرض پہلی اور دوسری عالمگیر جنگ کی عبرتناک تباہی کے بعد اب کوئی عقلمند قوم یہ نہیں چاہتی کہ تیسری عالمگیر جنگ کی ایٹمی آگ بھڑکے اور دنیا جل کر بھسم ہو جائے۔ دنیا کی وہ سب سے بڑی قومیں جو خود ان مہلک ہتھیاروں کے موجد ہیں اس امر کے لئے کوشاں ہیں۔ کہ ایٹمی اسلحہ کو آتشباری کی بجائے کسی پُرامن فضا میں ترقی کی راہ پر استعمال کیا جائے۔ چنانچہ روس بڑے شد و مد سے "جیو اور جینے دو" کی صدا بلند کر رہا ہے۔ جنیوا کانفرنس میں مارشل بلگانن نے یہاں تک کہا "ہم سب کو عہد کر لینا چاہیئے کہ جب تک ہم باہمی اختلافات کو دور کر کے کسی سمجھوتے پر نہیں پہونچ جاتے ہم ہرگز جنگ نہیں کریں گے۔ روس اور اس کے ہمنوا تمام ممالک اس سلسلہ میں پہل کرنے کے لئے تیار ہیں۔ بشرطیکہ مغربی ممالک بھی ایسا کرنے پر آمادہ ہو جائیں"۔ الغرض وہ جو خود ایٹم اور ہیڈروجن بم کے موجد تھے۔ آج وہ خود اس چکر میں پھنس گئے کہ ان ہتھیاروں کی ہلاکت سے خود کو اور دنیا کو کیونکر بچائیں۔ اور وہ جو دوسروں کے جان لیوا تھے۔ اب ان کو اپنی جان کے لالے پڑ گئے۔

ہر زمانہ میں بڑے بڑے سیاستدان اٹھے اور امن قائم کرنے کی کوشش کی۔ لیکن انہیں ناکامی ہوئی۔ کیونکہ ان کی نظر میں اپنی مادی طاقتوں سے زیادہ کارگر اور اپنی عقل سے زیادہ اچھا کوئی راہنما نہ تھا۔ پہلی جنگ عظیم کی تباہیاں دیکھکر امن پسند قوموں نے کہا کہ آئندہ جس طرح بھی ہو ایسی جنگوں کی روک تھام ہونی چاہیئے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں "لیگ آف نیشنز" قائم ہوئی مگر اس کی تمام کوششیں امن برقرار رکھنے اور آتش جنگ کو روکنے کی اکارت گئیں۔ اور دنیا پھر دوسری عالمگیر جنگ کے ہلاکت خیز شعلوں کی لپیٹ میں آ گئی۔ اور انسانی تدبیر کا کوئی تیر بھی نشانے پر نہ لگا۔ دوسری عالمگیر جنگ عظیم کی تباہی کے بعد بڑی بڑی قوموں نے خاص طور پر محسوس کیا کہ اگر دوبارہ ایسی جنگ ہوئی تو اندیشہ ہے کہ ہمارا وجود ہی نہ دنیا سے مٹ جائے۔ اس احساس بیداری نے عملی طور پر جو شکل اختیار کی وہ انجمن اقوام متحدہ کا قیام ہے۔ جس کی کوشش یہ ہے کہ دنیا میں امن قائم رہے۔ اس غرض کے لئے اقوام متحدہ کی طرف سے کانفرنسیں ہو رہی ہیں۔ بڑے بڑے مدبر سیاستدان تجاویز پیش کر رہے ہیں۔ لیکن پھر بھی تیسری عالمگیر جنگ کے امکانات کم نہیں ہوئے۔ دنیا کی آنکھیں پھر ایک عظیم خطرہ کو سامنے دیکھ رہی ہیں۔ دنیا پھر ایک بار طوفانی سمندر کی اس کشتی میں سوار ہو رہی ہے۔ جو پہلے کئی بار سخت چٹانوں سے ٹکرا کر پاش پاش ہو چکی ہے۔ حیات انسانی کی کشتی جب کبھی کسی بھنور میں پھنسی اور دنیاوی طاقتوں کے پاس اس کے بچانے کا کوئی چارہ نہ رہا۔ تو فطرت نے ہمیشہ ایسے موقعوں پر پروردگار عالم کو ہی اپنی مدد کے لئے پکارا اور آخر اس کا دامن پکڑ کر راہ نجات پائی اب بھی وہ راستہ کھلا ہے۔ اس وقت دنیا کی حالت اس کشتی سے مختلف نہیں جو بھنور میں پھنسی پڑی ہو۔ دنیا کے امن و امان کی کشتی کے ناخدا اگر اب بھی اسی راستہ پہ چل پڑیں۔ تو یہ سفینہ تلاطم خیز موجوں میں غرق ہونے سے بچ سکتا ہے۔ فطرت انسانی کو اب کسی ایسے راہنما کی تلاش ہے۔ جو دنیا سے فساد کی جڑیں کاٹ کر اخوت اور مساوات کے پانی سے صلح اور امن کے درخت کی آبیاری کرے۔

وہ راہنمائے کامل جس کی روح پرور تعلیم نے عرب کے خونخوار قبیلوں کو اخوت کی لڑی میں پرو کر ایک دوسرے کا ہمدرد و جانثار بنا دیا تھا۔ جس نے تپتے ہوئے صحرا کے ان باشندوں کو جو ذرا ذرا سی بات پر تلوار اٹھانے کے عادی تھے۔ اسلام کے ٹھنڈے اور میٹھے چشمے کا پانی پلا کر زندگی کی ایک نئی راہ پر ڈال دیا تھا اور جس نے عدل و مساوات کے پانی سے ظلم و استبداد کے شعلوں کو بجھا کر صدیوں کی رونددی اور سسکتی ہوئی انسانیت کو صحیح راستہ دکھایا تھا۔ اگر دنیا سچے دل سے اس کے پیچھے ہولے تو آج بھی منافرت اور کشت و خون کی آگ بجھ سکتی ہے اور باہمی اختلافات دور ہو سکتے ہیں۔ آج بھی ہمارے لئے وہی درخت سایۂ رحمت بن سکتا ہے۔ جس کے نیچے عرب و عجم اپنوں اور بیگانوں سرداروں کو غلاموں ہر قسم کے لوگوں نے جگہ پائی تھی۔ اور یقیناً آج دنیا صرف اسی عالمگیر درخت کی شاخوں میں امن و اطمینان کا سانس لے سکتی ہے۔ جس نے بلا امتیاز رنگ و نسل تمام طیور انسانی کو اپنی شاخوں میں آشیانہ بنانے کی دعوت دی تھی۔

پچھلے دنوں جنیوا میں چار بڑوں کی جو کانفرنس ہوئی تھی۔ اس سے کچھ امید بندھ گئی تھی۔ کہ شاید موجودہ بحران دور ہو کر مستقبل قریب میں کوئی خوشگوار فضا پیدا ہو جائے لیکن جنیوا میں چار وزراء خارجہ کی کانفرنس نے ظاہر کر دیا کہ "ہنوز دہلی دور است"۔ اس کی ناکامی نے فضا میں یاس و ناامیدی کی لہر دوڑا دی۔ ان حالات سے ظاہر ہے کہ ممکن ہے ہوس اور خود برتری کی وہ آگ جو آتش پنہاں کی طرح اندر ہی اندر سلگ رہی ہے۔ کبھی موقعہ پا کر بھیانک شکل اختیار کر لے۔ اور خواہ مخواہ جلا کر راکھ کر دے۔ امریکہ کے نامور جنرل میکارتھر انہی حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں:-

"موجودہ بحران جس کے پیش نظر یہ اندیشہ ہے کہ کہیں قوم ہی سرے سے ختم ہو جائے صرف دو غلط فہمیوں کی بنیاد پر زندہ ہے ایک یہ کہ سوویٹ دنیا یہ پختہ یقین رکھتی ہے کہ سرمایہ دار ملک اس پر حملہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اور دیر سویر ہم پر ضرور حملہ کر دیں گے۔ دوسری یہ کہ سارے سرمایہ دار ملکوں کو یہ یقین کامل ہے کہ سوویٹ دنیا ہم پر حملہ کرنے کی ٹھان چکی ہے اور دیر سویر وہ ہم پر حملہ کر کے رہے گی دونوں فریق غلطی پر ہیں۔ ہر فریق جہاں تک عوام کی خواہش کا تعلق ہے۔ دوسرے کی طرح امن و آشتی کا خواہاں ہے اسلئے کہ جنگ سے ہر فریق کی بربادی یقینی ہے۔ اور دونوں ہی اس کے انجام سے خائف ہیں۔ لیکن جنگ و سامان جنگ کی جو مسلسل تیاریاں ہو رہی ہیں۔ بالکل ممکن ہے کہ بغیر کسی تعین ارادہ کے خود بخود ہی آگ لگا دیں۔" (نوائے وقت ۲۷ جون)

الغرض اس وقت دنیا ایک عظیم خطرہ کے کنارے پر کھڑی ہے اور ایک ہولناک تباہی سروں پر منڈلا رہی ہے۔ اس سے کیونکر نجات حاصل ہو یہی چیز بڑے بڑے مدبروں کے فکر و تدبر کا مرکز بنی ہوئی ہے۔

باقی صفحہ [illegible] پر

حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی
اور
بابا صدرالدین صاحب درویش کیلئے
درخواست دعا

قادیان سے مکرم ناظر صاحب اعلیٰ تحریر فرماتے ہیں کہ مکرم بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی اور بابا صدرالدین صاحب درویش دن بدن کمزور ہوتے جا رہے ہیں سلسلہ کے لئے ان بزرگوں کا وجود برکات اور فیوض کا موجب ہے۔ اسلئے احباب کی خدمت میں ہر دو بزرگوں کی صحت کاملہ اور لمبی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان بابرکت وجودوں کو باصحت لمبی عمر عطا فرمائے۔

منظوری عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

یہ منظوری تا اپریل ۱۹۵۹ء ہوگی۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

نام	عہدہ	جماعت
۱۔ چوہدری محمد یعقوب صاحب۔	پریذیڈنٹ و امام الصلوٰۃ و سیکرٹری مال	جماعت احمدیہ چک ۱۱۲ ج ب ضلع لائلپور
۲۔ چوہدری غلام نبی صاحب نمبردار	وائس پریذیڈنٹ	″ ″ ″
۳۔ چوہدری عبدالستار صاحب۔	سیکرٹری امور عامہ	″ ″ ″
۴۔ محمد اسمٰعیل صاحب۔	سیکرٹری تعلیم و اصلاح و ارشاد و زراعت	″ ″

نام	عہدہ	جماعت
۱۔ سید محمد ہاشم صاحب بخاری	پریذیڈنٹ	جماعت احمدیہ کھیوڑہ
۲۔ بابو احمد دین صاحب	سیکرٹری مال	″ ″

نام	عہدہ	جماعت
۱۔ چوہدری عبدالخالق صاحب	سیکرٹری مال۔	جماعت احمدیہ چک ۲۴۶ ر ب گوکھووال ضلع لائلپور
۲۔ چوہدری محمد دین صاحب۔	سیکرٹری امور عامہ	″

نام	عہدہ	جماعت
۱۔ صوفی غلام محمد صاحب۔	پریذیڈنٹ و سیکرٹری امور عامہ و مال	چک ۲۴۷ الف کاچیلو ضلع مظفرگڑھ
۲۔ عبدالخالق صاحب ایاز۔	سیکرٹری اصلاح و ارشاد	″ ″
۳۔ چوہدری ناصرالدین احمد صاحب۔	سیکرٹری زراعت۔	جماعت احمدیہ ٹنڈو جام ضلع حیدرآباد

نام	عہدہ	جماعت
۱۔ مرزا غلام حیدر صاحب وکیل۔	سیکرٹری امور خارجہ و ضیافت	جماعت احمدیہ نوشہرہ چھاؤنی
۲۔ محمد نصیب صاحب عارف	سیکرٹری تعلیم	″ ″
۳۔ ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم صاحب۔	سیکرٹری امور عامہ و امین	″ ″
۴۔ صوبیدار سلیم اللہ صاحب	سیکرٹری رشد و اصلاح	″ ″

نام	عہدہ	جماعت
۱۔ چوہدری خیرالدین صاحب۔	صدر	جماعت احمدیہ بیریانوالہ چک ۲۹۵ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور
۲۔ چوہدری ضیاءالحق صاحب۔	سیکرٹری مال و تعلیم و اصلاح و ارشاد	″ ″
۳۔ چوہدری نور محمد صاحب۔	سیکرٹری امور عامہ و خارجہ	″ ″
۴۔ چوہدری محمد عبداللہ صاحب	آڈیٹر	″ ″
۵۔ چوہدری محمد علی صاحب	سیکرٹری زراعت	″ ″

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) برادرم مکرم میاں محمود احمد صاحب گمیانہ ضلع گجرات بیمار پڑ گئے ہیں احباب سے درخواست ہے کہ ان کی صحت اور درازئ عمر کے لئے دعا فرمائیں (محمد سعید پنشنر ربوہ)

(۲) شاہد کلاس جامعۃ المبشرین کا سالانہ امتحان مورخہ ۱۷ ⁄ ۶ بروز ہفتہ سے شروع ہو رہا ہے احباب جماعت نمایاں کامیابی کیلئے دعا فرمائیں محمد اکبر انصل جامعۃ المبشرین ربوہ

(۳) بکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب آف یوگنڈا مشرقی افریقہ کے صاحبزادے حمید احمد صاحب آجکل میڈیکل کی تعلیم لنڈن میں حاصل کر رہے ہیں ان کا امتحان ۱۸ جون ۱۹۵۹ء کو شروع ہونے والا ہے۔ احباب کرام اور درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ عبدالمجید خاں دفتر ارشاد و اصلاح ربوہ

(۴) عزیز ریاض بعمر ۸ ماہ عرصہ ۲۰ یوم سے خونی مروڑ والی پیچش میں مبتلا ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ عزیز موصوف کو جلد از جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ شیخ محمد بشیر آزاد دنیاپوری منڈی مریدکے

(۵) مکرمی چوہدری طالب حسین صاحب کی اہلیہ صاحبہ شدید بیمار ہیں۔ آجکل ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں زیر علاج ہیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو جلد صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (طفیل احمد قائد مجلس کیمبل پور)

(۶) بندہ عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہے۔ احباب کرام و درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ صحت عطا فرمائے۔ آمین

ظہور احمد احمدی کلائتھ مرچنٹ کوئٹہ

اذکروا موتٰکم بالخیر

میری آپا مرحومہ

میری پیاری آپا لطیفہ مرحومہ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ اپنے سے دوسروں کو بہتر سمجھنا اور غریب کا دکھ نہ دیکھ سکنا۔ اور ان کی حسب توفیق مدد کرنا۔ تبلیغ میں ہر وقت کوشاں رہنا ان کی نمایاں خصوصیات تھیں۔ دعا پر حد درجہ یقین تھا۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں۔ باقاعدہ تہجد کی نماز ادا کرتیں۔ اپنے خاوند کی اطاعت اور بچوں کی اعلےٰ تربیت کرنے میں ہر وقت کوشاں رہتیں۔ غریبوں کی ہمدردی۔ بیماروں کی تیمارداری اور سلسلہ کی ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا اپنا فرض سمجھتی تھیں۔

مرحومہ چلتی پھرتی گھر کا کام کرتی کرتی اچانک دل کی تکلیف میں مبتلا ہوگئیں۔ شام کے آٹھ بجے سے لے کر بارہ بجے تک تکلیف رہی اور سوا بارہ بجے شب مورخہ ۱۴-۱۵ مئی کی درمیانی شب کو ننھی ننھی معصوم نشانیاں چھوڑ کر اپنے حقیقی مولیٰ کے پاس چلی گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرتے دم تک قوت گویائی برقرار رہی۔ یہ گمان ہی نہیں ہوتا تھا کہ مرحومہ نے ہمیں داغ مفارقت دے جانا ہے۔ تمام احمدی بہنوں اور بھائیوں سے عاجزانہ استدعا ہے کہ مرحومہ مغفورہ کے بلندئ درجات کے لئے دعا فرمائیں اور یہ بھی کہ اللہ تعالےٰ ہمیں صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور مرحومہ کے بچوں کا خود ہی حامی و ناصر ہو۔ آمین

عاجزہ بیگم عبدالمنان قریشی ولد قریشی عبداللطیف صاحب

(۲) ۱۱ جون کو صبح ۴ بجے والد محترم حضرت سید ممتاز علی شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیعت ۱۸۹۴ء) حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب و بزرگان سے التجا ہے کہ وہ قبلہ والد صاحب کی بلندی درجات کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ حکیم سید عبدالغفور دیوان ماڈرن شہر سیالکوٹ

(۳) حاجی فیض الحق خانصاحب آف فیض اللہ چک کی والدہ محترمہ اور میری پھوپھی صاحبہ مورخہ ۳ ⁄ ۶ ⁄ ۵۹ کی صبح کو مختصر سی علالت کے بعد بقضائے الٰہی فوت ہوگئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ عمر تقریباً ۷۶ سال تھی۔ ان کو امانتاً کوئٹہ میں دفن کر دیا گیا ہے۔ احباب مرحومہ کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے اور ہمارے تمام خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین عبدالرحمٰن خاں ایجنٹ الفضل کوئٹہ

(۴) میری بھانجی عزیزہ امۃ الرشید بنت چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ عمر پندرہ سال ۵ جون بروز منگل بوقت ساڑھے نو بجے شب بمقام چک ۵۵۹ گ ب بعارضہ ٹائیفائڈ وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ بڑی صابرہ و شاکرہ نہایت نیک صالح تھیں۔ جملہ احمدی بھائی بہنوں سے درخواست ہے کہ عزیزہ کی مغفرت بلندئ درجات کے لئے درد دل سے دعا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ نیز یہ بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں اور اس کے والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین

امۃ الرشید بنت چوہدری اللہ بخش صاحب ریٹائرڈ زراعت ماسٹر ربوہ

عازمین حج

مکرم محمد شریف صاحب لاہور معہ اہلیہ صاحبہ جہاز نمبر ۳ کے ذریعہ اور مکرم چوہدری رحمت خاں صاحب چک ۹۵ پنیار شمالی جہاز نمبر ۴ کے ذریعہ عازم حج ہو رہے ہیں۔ عازمین حج مطلع رہیں۔ مکرم ماسٹر امیر عالم صاحب آف کوٹلی آزاد کشمیر معہ اہلیہ صاحبہ کراچی سے ۲۳ جون ۱۹۵۹ء کو جہاز نمبر ۵ کے ذریعہ حج کیلئے تشریف لے جا رہے ہیں۔ سابقہ اور موجودہ اطلاع کے پیش نظر گویا جہاز نمبر ۵ کے ذریعہ حسب ذیل احمدی احباب انشاءاللہ حج کے سفر میں باہمی شریک ہوں گے۔

۱۔ امیر عالم صاحب	از کوٹلی آزاد کشمیر	فرسٹ کلاس
۲۔ اہلیہ صاحبہ امیر عالم	″	″
۳۔ چوہدری محمد اسحٰق صاحب	از گنگاپور ضلع لائلپور	سیکنڈ کلاس
۴۔ اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد اسحٰق صاحب	″	″
۵۔ اصغر علی صاحب	″	″
۶۔ جنت بیگم صاحبہ	″	″
۷۔ شیخ فضل الدین صاحب	از خانیوال	درجہ نامعلوم

ان سب عازمین حج کیلئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے مہتمم اصلاح و ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

خبر رسانی کا عالمی ادارہ

بین الاقوامی خبر رساں ایجنسیوں میں رائیٹرز سب سے زیادہ مشہور ہے۔ اس ادارہ کی بنیاد ۱۸۵۱ء میں جولیس رائیٹر نے رکھی۔ جو اسی سال انگلستان آئے تھے اس سال موسم خزاں میں انہوں نے سٹ رائل ایکس چینج لنڈن کے دو چھوٹے کمروں میں کام شروع کیا۔ ان کا عملہ ایک بارہ سالہ چپراسی پر مشتمل تھا۔

رائیٹرز کے بانی بنک کے اس سابق جرمن کلرک نے ہمیشہ ان بنیادی اصولوں پر سختی سے عمل کیا جو آج بھی اس خبر رساں ایجنسی کے زیر عمل ہیں۔ اس کا پہلا اصول یہ تھا کہ ہر خبر میں صحت کا خیال مقدم رکھا جائے رپورٹنگ میں غیر جانبداری پر عمل کیا جائے اور کسی ایک خریدار پر دوسرے کو ترجیح نہ دی جائے۔ گاہکوں کو خبر پہنچانے کے معاملہ میں بھی انہی باتوں کی پابندی کی جائے۔

جولیس رائیٹر نے انگلستان کی شہریت اختیار کرلی تو اس کی راست بازی نے اس کے نئے وطن کو بے اندازہ فائدہ پہنچایا۔ اس کی خبریں قابل اعتماد سمجھی جانے لگیں۔ اور آج اس کی قائم کردہ خبر رساں ایجنسی کی ہر بات قبول کی جاتی ہے۔ آنجہانی ملکہ وکٹوریہ نے ایک بار کہا تھا کہ۔

”اگر رائیٹر یہ کہتا ہے تو ایسا ہی ہوگا“ چنانچہ غیر شعوری طور پر دنیا کے بہت سے ملکوں میں اس کی گونج سنائی دیتی ہے

توسیع

انیسویں صدی کے نصف آخر میں رسل و رسائل کے ذرائع دنیا بھر میں بہتر ہو گئے۔ اسی کے مطابق رائیٹرز کے کاروبار میں بھی توسیع ہوتی رہی۔

جب ایجنسی کا دفتر اولڈ جیوری (لنڈن شہر کے مرکز) میں تھا جہاں اب بھی یہ دفتر رہا تو اس دفتر میں کافی مدت تک صرف دو ٹیلیفون تھے۔ ان میں سے ایک تجارتی منڈیوں کے رپورٹروں کے لئے مخصوص تھا اور دوسرا خبروں اور انتظامی عملہ کے کام آتا تھا۔ اس زمانے میں رائیٹر کو ٹیلیفون کرنے کے لئے خبروں کے کمرہ میں جانا پڑتا تھا۔ جہاں صرف ایک ٹیلیفون تھا۔ دفتر میں اتنی جگہ نہ تھی کہ ایک مزید کرسی رکھی جا سکے۔ چنانچہ وہ سب ایڈیٹر کی میز پر بیٹھ کر فون کیا کرتا تھا۔

پہلی جنگ عظیم کے آغاز تک اس ایجنسی کے پاس صرف ایک ایسا ٹیلیفون تھا جس کا تعلق پیرس سے ملایا جا سکتا تھا اس زمانے میں خبروں کے لئے ٹائپ رائیٹر استعمال نہیں ہوتے تھے بلکہ یوں ہوتا تھا کہ باہر سے جو خبریں تاروں کے ذریعہ موصول ہوتی تھیں۔ ان کی متعدد نقول کرلی جاتیں اور انہیں کام میں لایا جاتا ۱۹۱۷ء تک یہ ضروری تھا کہ ایجنسی میں کام کرنے والے سب ایڈیٹر فرنچ اور جرمن زبانیں جانتے ہوں۔

نظم و نسق میں تبدیلی

جب بیرن جولیس دی رائیٹر ۲۵ فروری ۱۸۹۹ء کو فوت ہوئے تو ان کا بیٹا ہربرٹ کاروبار کا وارث بنا۔ اس سے کاروبار میں وسعت ہوگئی لیکن جولیس رائیٹر کی سی گرم جوشی پیدا نہ ہو سکی ۱۹۱۵ء میں اپنی بیوی کی موت کے بعد بیرون ہربرٹ نے خودکشی کرلی تو ان کی جگہ سٹر راڈرک جونز نے کاروبار سنبھالا۔ جو بعد میں سر راڈرک جونز بن گئے۔ یہ صاحب جنوبی افریقہ میں رائیٹرز کے نمائندہ تھے۔ انہوں نے ادارہ کے مالیات کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اور ۲۶ برس تک یہ فرض سرانجام دیتے رہے۔

۱۹۲۶ء میں برطانیہ کی ملکی خبر رساں ایجنسی پریس ایسوسی ایشن نے اس ادارے کے حصص خرید لئے۔ اور فروری ۱۹۴۱ء تک یہ مالکانہ حیثیت قائم رہی۔ اس کے بعد نیوز پیپر پروپرائٹرز ایسوسی ایشن نے جو لنڈن نیشنل نیوز پیپرز کی نمائندہ تھی اس کے نصف حصص خرید لئے اور یوں رائیٹرز برطانوی پریس کی ملکیت بن گیا

مکمل خود مختاری:۔ اسی سال ایک ٹرسٹ اختیار نامہ لکھا گیا۔ جس کی رو سے یہ ایجنسی اخبارات کے کسی ایک گروہ یا ان کے کسی ایک طبقہ کے ہاتھوں میں نہیں جا سکتی۔ ملک میں خواہ کوئی حکومت آئے اس کی آزادی کی ضمانت دی گئی۔ اس اقرارنامہ میں لکھا ہے:۔

”خبر رساں ایجنسی کے کاروبار کو ترقی اور وسعت دینے میں ہر ممکن سعی و کوشش سے کام لیا جائے گا تاکہ دنیا کا یہ عظیم ترین ادارہ اپنی حیثیت کو برقرار رکھ سکے“۔

۲۷ دسمبر ۱۹۴۶ء کو ایجنسی کی تاریخ میں ایک نمایاں ترقی ہوئی۔ اس روز اس ایجنسی کو بین الاقوامی اصولوں پر چلانے کے لئے آسٹریلوی ایسوسی ایٹڈ پریس ایسوسی ایشن سے اس کا اشتراک عمل میں لایا گیا۔ اور اس طرح یہ دونوں ادارے رائیٹرز میں حصہ دار بن گئے۔

موجودہ زمانے کی ضروریات کے مطابق اس امر کی اشد ضرورت تھی کہ ایجنسی کے کاروبار میں مزید ترقی و توسیع ہو۔ لیکن اس کے لئے رائیٹرز کے پاس کافی محفوظ سرمایہ نہیں تھا۔ اس کی آمدنی کا بس ایک ذریعہ ہے، خبروں کی فروخت۔ اس کے ماسوا اور کوئی ذریعہ نہیں۔

سر کرسٹوفر چانسلر جو ۱۹۴۱ء سے رائیٹرز کے جنرل مینجر ہیں۔ ۷ فروری ۱۹۲۵ء میں امریکہ سلویک انسٹی ٹیوٹ لندن کو خطاب کرتے ہوئے کہا تھا۔ عملی طور پر یہ ثابت ہو گیا ہے کہ عالمی خبر رساں ایجنسی صرف ایسی صورت میں برقرار رکھی جا سکتی ہے کہ متعلقہ ممالک اخبارات کی صنعت کو مضبوط اور

دعائے مغفرت

میرے چچازاد بھائی عبدالخالق ولد چوہدری غلام قادر صاحب آف کوٹ احمدیاں بعارضہ چند دن ٹائیفائڈ میں مبتلا رہ کر مورخہ ۵۶-۹-۵ کو فوت ہو گئے احباب ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ وفات کے وقت ان کی عمر ۱۳ برس تھی۔ پسماندگان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انکو صبر جمیل عطا فرمائے

عبدالرحمٰن آف کوٹ احمدیاں حال نبی سر احمد

اردو کے معمر ترین صحافی کی وفات

کراچی ۱۶ جون:۔ برصغیر ہند و پاکستان میں اردو کے معمر ترین صحافی ہفت روزہ البشیر کے ایڈیٹر خان بہادر ڈاکٹر مولوی بشیرالدین کل اٹاوہ (یوپی) میں وفات پا گئے۔ آپ سرسید احمد خان مرحوم کے قریبی ساتھی تھے اور اٹاوہ میں اسلامیہ کالج کے بانی تھے۔ ڈاکٹر بشیرالدین علیگڑھ مسلم یونیورسٹی کورٹ اور سنیٹ کے لائف ممبر بھی تھے۔ ایک ممتاز ماہر تعلیم کی حیثیت سے آپ نے تعلیمی ترقی میں بڑی سرگرمی سے حصہ لیا۔ آپ آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے بانیوں میں سے تھے۔ ڈاکٹر مولوی بشیرالدین ان لوگوں میں سے تھے۔ جنہوں نے کانفرنس سے کافی عرصہ پیشتر ۱۸۹۱ء میں ”سودیشی تحریک“ شروع کی تھی۔ علیگڑھ یونیورسٹی نے ڈاکٹر بشیرالدین کو ان کی خدمات کے صلے میں ایل ایل ڈی کی اعزازی ڈگری دی تھی

اوقات موسم گرما دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودھا

لاہور سرگودھا روٹ	۱ پہلی سروس	۲ دوسری سروس	۳ تیسری سروس	۴ چوتھی سروس	۵ پانچویں سروس	۶ چھٹی سروس	۷ ساتویں سروس	۸ آٹھویں سروس	۹ نویں سروس	۱۰ دسویں سروس
روانگی از سرگودھا	۳½	۴½	۵½	۶½	۷½	۸¾	۱۰	۱۱½	۱۳	۱۴½
آمد لاہور	۸½	۹½	۱۰½	۱۱½	۱۲½	۱¾	۱۵	۱۶½	۱۸	۱۹½
روانگی از لاہور	۳½	۵	۶½	۸	۹½	۱۰½	۱۲	۱۳½	۱۵	۱۶
آمد سرگودھا	۸½	۱۰	۱۱½	۱۳	۱۴½	۱۵½	۱۷	۱۸½	۲۰	۲۱

از سرگودھا تا گوجرانوالہ: پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	از گوجرانوالہ تا سرگودھا: پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس
۵¾	۱۰½	۱۵½	۵¾	۱۰½	۱۵½

خان عبد الغفار خاں گرفتار کر لئے گئے

پاکستان کی خود مختاری اور تحفظ کے منافی تقریریں کرنے حکومت کے خلاف نفرت اور عوام میں بے اطمینانی پھیلانے کے الزامات

پشاور ۱۸ جون۔ کل رات سوا دس بجے کے قریب سرخ پوش لیڈر خان عبد الغفار خاں کو ان کے آبائی وطن اتمان زئی سے آٹھ میل دور شاہی باغ میں گرفتار کر لیا گیا۔ ان پر ۲۶ جون سے کھلی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے گا۔

خان عبد الغفار خاں کو صوبائی حکومت کے حکم سے تعزیرات پاکستان کی دفعات ۱۲۳ الف۔ ۱۲۴ الف اور ۱۵۳ الف کے تحت گرفتار کیا گیا ہے۔ ان پر یہ الزام عائد کیا گیا ہے کہ گزشتہ دنوں انہوں نے ایسی تقریریں کیں جن سے ان علاقوں کی خود مختاری پر حرف آتا ہے جو پاکستان میں شامل ہیں۔ نیز وہ عوام کے ذہنوں کو ایسے طریقے سے متاثر کرتے رہے ہیں جو پاکستان کی علاقائی سالمیت اور تحفظ کے تقاضوں کے منافی ہے۔ سرخ پوش لیڈر پر یہ الزام بھی عائد کیا گیا ہے کہ وہ حکومت کے خلاف نفرت پھیلاتے رہے ہیں جو اس ملک میں قانون کے ذریعے قائم کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے عوام کے مختلف طبقوں کے درمیان منافرت کے جذبات کی حوصلہ افزائی کی ہے۔

مقدمہ کی سماعت

خان عبد الغفار خاں پر کھلی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے گا۔ صوبائی حکومت نے پشاور اور ڈیرہ اسماعیل خاں ڈویژن کے ایڈیشنل کمشنر (ریونیو) نواب زادہ شیر افضل خاں سی۔ ایس۔ پی کو اس مقدمہ کے لئے اسپیشل جج کی حیثیت سے مقرر کیا ہے۔ عبد الغفار خاں کو گرفتاری کے بعد نواب زادہ شیر افضل خاں کے روبرو پیش کیا گیا جنہوں نے مقدمہ کی سماعت کے لئے ۲۶ جون ۱۹۵۶ء کی تاریخ مقرر کر دی ہے۔

چارسدہ کے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس ملک نادر علی خاں نے عبد الغفار خاں کو رات کے سوا دس بجے کے قریب شاہی باغ میں ان کے فرزند عبد الولی خاں کے گھر سے گرفتار کیا۔ وارنٹ گرفتاری پڑھنے کے بعد خان موصوف نے کہا کہ یہ کسی سیفٹی قانون کے تحت جاری نہیں کیا گیا ہے۔ اس کے بعد انہیں ایک خاص کار کے ذریعہ پشاور لایا گیا اور گیارہ بجے کے قریب نواب زادہ شیر افضل خاں کے روبرو پیش کیا گیا۔ جنہوں نے عبد الغفار خاں کو الزامات کی تفصیل سے مطلع کیا۔ اور حکم دیا کہ انہیں اے کلاس میں رکھا جائے۔ خان افضل شیر خاں نے یہ بھی بتایا کہ مقدمہ کی سماعت ۲۶ جون سے شروع ہو گی۔ بعد ازاں سرخ پوش لیڈر کو ہری پور لے جایا گیا۔ ان پر مقدمہ ڈونگا گلی میں چلایا جائے گا۔ جو ضلع ہزارہ میں نتھیا گلی کے قریب ایک چھوٹا سا صحت افزا مقام ہے۔

خان عبد الغفار ڈونگا گلی میں

راولپنڈی ۱۸ جون۔ سرخ پوش لیڈر خان عبد الغفار خاں کو کل شام ڈونگا گلی پہنچا دیا گیا۔ انہیں پی ڈبلیو ڈی کے ریسٹ ہاؤس میں رکھا گیا ہے۔ ریسٹ ہاؤس کو سب جیل میں تبدیل کر کے وہاں جیل کا عملہ متعین کر دیا گیا ہے۔

انڈونیشیا کیلئے پاکستان کا سمندری نمک

کراچی ۱۸ جون۔ چودہ ہزار پانچ سو ٹن سمندری نمک کی ایک کھیپ آئندہ ماہ انڈونیشیا بھیجی جا رہی ہے۔ اس سے پہلے بھی حکومت انڈونیشیا پاکستان سے پندرہ ہزار ٹن سمندری نمک خرید چکی ہے۔

موٹروں کے ٹائر اور ٹیوب بنانے کا کارخانہ

کراچی ۱۸ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ مرکزی حکومت آجکل پاکستان میں موٹروں کے ٹائر ٹیوب بنانے کے ایک کارخانہ کی تعمیر کے منصوبہ پر غور و خوض کر رہی ہے۔

فرانس

الجزائر میں لڑائی بند کرنے پر آمادگی

پیرس ۱۸ جون۔ وزیر اعظم فرانس مسٹر گائی موے نے کہا ہے کہ فرانس الجزائر میں لڑائی بند کرنے کے متعلق حریت پسندوں سے بات چیت کو تیار ہے انہوں نے کہا کہ اس ضمن میں حریت پسند جو ضمانت چاہیں گے انہیں دی جائے گی لیکن یہ ضمانت صرف اس وقت تک رہے گی جب تک وہ کسی ذاتی جرم کے مرتکب نہ ہوں۔ مسٹر موے نے اعتراف کیا کہ الجزائر میں حریت پسندوں سے لڑنے کے لئے فرانس کے محفوظ دستوں کو طلب کرنے سے فرانس کے بہت سے خاندانوں کو دکھ پہنچا ہے اور ان کے حوصلے پر بھی برا اثر پڑا ہے۔

کرنل ناصر سے روسی وزیر خارجہ کی ملاقات

قاہرہ ۱۸ جون۔ روسی وزیر خارجہ مسٹر شیپلوف نے وزیر اعظم مصر کرنل جمال عبد الناصر سے کل پھر ملاقات کی۔ انہوں نے کل قاہرہ پہنچنے کے چند گھنٹے کے بعد بھی عربوں اور روس کے تعلقات پر کرنل ناصر سے بات چیت کی تھی۔

درخواست دعا خاکسار کی اہلیہ عرصہ دراز سے بیمار ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (لطیف احمد بٹ)

(بقیہ صفحہ ۵)

عالمی امن کس طرح قائم ہو سکتا ہے

لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ روس کی زبان پر بھی "جیو اور جینے دو" کے الفاظ ہیں اور امریکہ بھی تخفیف اسلحہ کے پیچھے پڑا ہوا ہے۔ مگر اسلحہ سازی کی رفتار کسی کی بھی دھیمی ہونے میں نہیں آتی۔ دراصل روس اور امریکہ کو جب ایک دوسرے سے حملے کا خطرہ ہے تو کس طرح ہاتھ پر ہاتھ دھر کے بیٹھ سکتے ہیں۔ کسی کو کسی پر اعتماد نہیں۔ کیونکہ اعتماد کی بنیاد حقیقی محبت، اخوت اور عالمگیر مساوات پر رکھی جاتی ہے اور یہاں پر یہ چیز مفقود ہے۔ پس حقیقت یہ ہے کہ محض جنیوا کانفرنس کے فیصلے حقیقی امن کے ضامن نہیں ہو سکتے۔ صحیح خوشحالی اور امن کا ضامن اخوت اور مساوات کی وہ معراج کامل ہے جو پیغمبر اسلام نے قائم کی تھی اس راہبر کامل نے جسے رب العالمین کی تقدیر جہانبانی کا بیڑہ سونپنے سے پہلے گلہ بانی کے ذریعہ مویشی کی محبت میں جان لڑا دینے کا جذبہ پختہ کر کے اسے اخوت انسانی اور بنو آدم کی بے پایاں محبت میں تبدیل کر چکی تھی آج اس رہنمائے کامل کی خداداد تعلیم ہی قلوب انسانی سے نفرت اور عداوت کی آگ دور کر کے باغ آدم میں حقیقی محبت کا درخت لگا سکتی ہے جو تمام دنیا کا رہبر بلکہ دنیا کے لئے امن و آشتی کا پیغام لایا تھا کسی خاص قوم یا جماعت کا نہیں بلکہ طبقہ داری اور قوم پرستی کے رجحان کو مٹا کر رنگ و نسل کی تفریق کا خاتمہ کر کے تمام بنی نوع انسان کا باپ بن کر ان کی ترقی اور بہبودی کا پیغام لایا تھا۔ پیغمبر اسلام نے رب العالمین کا کامل مظہر بن کر اقوام عالم کے لئے یہ نمونہ پیش کیا کہ اگر آپ خلوص دل سے تمام جہان کی بہتری اور بھلائی چاہتے ہیں تو کسی خاص قوم یا جماعت کا خیال چھوڑ دیں۔ اپنے آپ کو تمام اقوام کا خادم سمجھ کر ان کی خدمت کریں تمام قوموں کے لئے آپ کی خدمت بے لوث ہو۔ اس میں کسی قوم کے ذاتی رسوخ، خود غرضی یا خود برتری کی بو نہ آئے۔ جب یہ حالت پیدا ہو جائے گی۔ تو دنیا میں خود بخود امن پیدا ہو جائے گا۔ اور وہ تباہی جس کا ہر دم کھٹکا رہتا ہے۔ راحت و سکون سے بدل جائے گی۔ بس یہی ایک بنیاد ہے جس پر امن، خوشحالی اور ترقی کی عمارت کھڑی ہو سکتی ہے۔

درخواست دعا میرے بھائی چوہدری محمد الدین صاحب گوکھو نور محمد ضلع نواب شاہ کی اہلیہ بڑے عرصے سے بیمار چلی آ رہی ہیں اور ابھی تک کوئی آرام نہیں ہے احباب جماعت صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبد الحمید کارکن دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

بقیہ صفحہ ۴

خواہش مرگ یا خودکشی

ولا یرضی لعبادہ الکفر

اللہ تعالیٰ بندوں سے کفر کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین الذین اذا اصابتہم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون (سورۃ البقرہ آیت ۱۵۶)

یعنی میں تمہارا امتحان لیتا رہوں گا۔ کبھی گوناں گوں سامان خوف پیدا کر کے۔ کبھی قحط اور کمی رزق اور عامۃ الناس کی طرف سے بائیکاٹ کرا کر (حقہ پانی بند) کبھی تجارت اور زراعت کے اموال میں کمی پیدا کر کے کبھی گھر یا خاندان کے ممبروں میں موت کے ذریعہ کمی کر کے کبھی درختوں کے پھل یا اولاد کے ذریعہ پس مبارک ہیں وہ جو تکلیف اور ایمان میں استقامت اور استقلال دکھاتے ہیں اور کہتے ہیں ہم بھی خدا کے ہیں اور ہمارا مال و اسباب بھی اسی کا دیا ہوا تھا۔ اور ہم خالی ہاتھ دنیا میں آئے تھے اور خالی ہاتھ ہی دنیا سے خدا کے حضور جا دیں گے۔

امتحان میں بزدل انسان گھبرا کر منہ سے ایسی باتیں نکالتا ہے۔ جو اس کے ایمان کو ضائع کر دیتی ہیں۔ یا وہ ایسی حرکات کرنے لگ جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ خدا تعالیٰ کی دائمی غضب کی آگ بھڑکاتا ہے۔

مسلم فرمانبردار کو کہتے ہیں نافرمان کافر ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری میں نجات ہے۔ خواہش موت اور خودکشی خدا کی لعنت کے دروازے کھولتی ہے

. . . .

سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خودکشی کرنے والے کا جنازہ منع فرمایا ہے۔ گویا برکات اسلام سے خارج کر دیا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷